دوسرے کی طرف سے سجدہ تلاوت کرنا

مجیب: مولانا ذاکر حسین عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2588

تاریخ اجراء: 11 رمضان المبارک 1445ھ /22مارچ2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرے بھانجے ڈیوٹی پر جاتے اور آتے وقت سورہ سجدہ کی تلاوت کرتے ہیں، اس میں جو سجدہ آتا ہے، وہ ادا نہیں کرتے، ان کی طرف سے ان کی نانی سجدہ کر سکتی ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عبادت بدنیہ میں نیابت جاری نہیں ہوتی، یعنی انہیں انجام دینے کے لیے بندہ کسی اور کو اپنا نائب نہیں بنا سکتا، بلکہ اسے خود ہی ادا کرنی ہو گی۔ لہذا پوچھی گئی صورت میں آپ کے بھانجے کو چاہیے کہ جب سجدہ تلاوت اس پر واجب ہوا ہے، تو وہ خود ہی سجدہ کرے، نانی یا کسی اور کے ادا کرنے سے اس کا واجب ادا نہیں ہو گا۔ ہاں نانی نے ان سے آیت سجدہ سنی ہے تو خود ان پر بھی سجدہ تلاوت واجب ہوا لہذا وہ اپنے اوپر واجب سجدہ ادا کریں گی اور بھانجے کو اپنا سجدہ خود ہی کرنا ہو گا جبکہ وہ مکلف یعنی عاقل بالغ ہو، اگر وہ نابالغ ہے تو اس پر سجدہ تلاوت واجب نہیں۔

بدائع الصنائع میں ہے "والبدنیة المحضة لا تجوز فیھا النیابة علی الاطلاق لقولہ عز وجل ﴿ وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ﴾ الا ما خص بدلیل وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم "لا یصوم احد عن احد ولا یصلی احد عن احد" ای فی حق الخروج عن العھدة لا فی حق الثواب "ترجمہ: جو محض بدنی عبادات ہوں ان میں مطلقا نیابت جائز نہیں، اللہ تعالی کے اس فرمان کی وجہ سے ﴿ وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ﴾ مگر جو کسی دلیل سے خاص ہو جائے (اس میں نیابت درست ہو گی) اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان: نہ کوئی کسی کی طرف سے روزہ رکھے، نہ کوئی کسی کی طرف سے نماز ادا کرے، یہ فرمان اپنے اوپر لازم شدہ کام سے بری الذمہ ہونے کے حق میں ہے نہ کہ ثواب کے حق میں۔ (یعنی کوئی کسی کی طرف سے نماز پڑھ کر یا روزہ رکھ کر اس کو بری الذمہ نہیں کر

سکتا، بلکہ اس کو خود رکھنا ہو گا پھر بری الذمہ ہو گا، لیکن نماز، روزہ کا ثواب پہنچا سکتا ہے۔(بدائع الصنائع، ج02، ص212، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے" والأصل في وجوب السجدة أن كل من كان من أهل وجوب الصلاة إما أداء أو قضاء كان أهلا لوجوب سجدة التلاوة ومن لا فلا، كذا في الخلاصة حتى لو كان التالي كافرا أو مجنونا أو صبيا أو حائضا أو نفساء۔۔۔لم يلزمهم "ترجمہ: سجدہ تلاوت واجب ہونے میں اصل یہ ہے کہ جو وجوبِ نماز کا اہل ہے چاہے اداء ہو یا قضا، وہی سجدہ تلاوت کے وجوب کا اہل ہے اور جو وجوبِ نماز کا اہل نہیں وہ سجدہ تلاوت کے وجوب کا اہل نہیں، جیسا کہ خلاصہ میں ہے حتی کہ کافر، مجنون، نابالغ نے یا حیض و نفاس والی عورت نے آیت سجدہ تلاوت کی تو ان سب پر سجدہ تلاوت واجب نہیں ہو گا۔(فتاوی ھندیۃ، ج1، ص132، دارالفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم